السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے رشتہ داروں میں بہت سے ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں گانا، بجانا، تصویریں کھینچنا، ڈھولک اور رقص وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے اور ہمیں بھی ان میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے تو کیا ایسی دعوت میں شریک ہونا شرعاً جائز ہے یا اس کا انکار کردینا مناسب ہے؟ کتاب وسنت کی روسے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں کیونکہ ہماری رشتہ داری کا معاملہ ہے اور سنا ہے کہ رشتہ داری کو توڑنا بھی حرام ہے۔ بینوا توجروا (عبداللہ۔ لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی دعوت جو اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی پر مشتمل ہو اس میں شریک ہونا جائز نہیں، ہاں اگر وہاں پر برائی کو روکنے اور اس پر نکیر کرنے کے لیے جائیں تو درست ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ وہ مجالس و محافل جن میں ڈھول، طبلے، سارنگیاں اور آلات طرب، رقص و سرود، گانا، بجانا اور تصویر سازی جیسی محرمات موجود ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہیں بلکہ احکامات شرعیہ کا مذاق ہیں۔ ان میں شرکت ناجائز و حرام ہے جس طرح ان محرمات کا مرتکب وعید شدید کا مستحق ہے۔ اسی طرح ان کے اس فعل پر رضامندی کا اظہار کرکے مجلس میں شامل ہونے والا اور مجلس منعقد کرنے والا گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولـٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦ وَإِذا تُتلىٰ عَلَيهِ ءايـٰتُنا وَلّىٰ مُستَكبِرًا كَأَن لَم يَسمَعها كَأَنَّ فى أُذُنَيهِ وَقرًا فَبَشِّرهُ بِعَذابٍ أَليمٍ ٧ ... سورة لقمان

"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (6) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں، آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے"

اس آیت کریمہ میں لَهوَ الحَديثِ کا مطلب گانا بجانا ہے جیسا کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے تھے

"الْغِنَاءُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"

(تفسیر طبری 21/162 ابن کثیر 3/1486) ابن ابی شیبہ 6/309 مستدرک حاکم 2/411 بیہقی 10/223)

"اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت کریمہ میں لَهوَ الحَديثِ سے مراد گانا بجانا ہے یہ بات انھوں نے تین مرتبہ دہرائی"

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی رحمة اللہ علیہ نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے۔ اسی طرح مفسر قرآن صحابی رسول عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ لَهوَ الحَديثِ سے مراد گانا بجانا اور اس جیسی دیگر اشیاء ہیں۔ "(ملاحظہ ہو" تفسیر طبری 62، 21/61، بیہقی 10/221، الادب المفرد (786) کشف الاستار (2664) ابن ابی شیبہ 6/310 تفسیر عبد الرزاق اس روایت کی سند حسن ہے) یہی تفسیر جابر، رحمة اللہ علیہ عکرمہ رحمة اللہ علیہ سعید بن جبیر رحمة اللہ علیہ، قتادہ رحمة اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمة اللہ علیہ مجاہد رحمة اللہ علیہ، مکحول رحمة اللہ علیہ، عمرو بن شعیب رحمة اللہ علیہ اور علی بن بذیمہ رحمة اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔

(ملاحظہ ہو۔ تفسیر ابن کثیر 3/486) اور المنتقی النفیس ص: 303)

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور آئمہ سلف صالحین کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ گانا، بجانا اور اس کے آلات کی خریداری بالکل ناجائز و حرام ہے۔ اس پر عَذابٌ مُهينٌ کی وعید سنائی گئی ہے اور ایسے امور محرمہ جہاں موجود ہوں، وہاں پر شرکت کرنے والا بھی انہی کے حکم میں ہے کیونکہ گناہ کرنے والا اور گناہ پر راضی رہنے والا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔:

وَقَد نَزَّلَ عَلَيكُم فِى الكِتـٰبِ أَن إِذا سَمِعتُم ءايـٰتِ اللَّهِ يُكفَرُ بِها وَيُستَهزَأُ بِها فَلا تَقعُدوا مَعَهُم حَتّىٰ يَخوضوا فى حَديثٍ غَيرِهِ إِنَّكُم إِذًا مِثلُهُم إِنَّ اللَّهَ جامِعُ المُنـٰفِقينَ وَالكـٰفِرينَ فى جَهَنَّمَ جَميعًا ١٤٠ ... سورة النساء

"اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تم ایسی مجالس و محافل اور پروگراموں میں شرکت کروگے جہاں احکامات الٰہیہ کا مذاق اڑایا جا رہا ہو اور تم اس پر نکیر نہیں کروگے تو تم بھی گناہ میں ان کے برابر شریک رہو گے ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں ۔"

تفسیر احسن البیان ص : 177 میں ہے کہ آیت میں خطاب اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مخاطب امت مسلمہ کا ہر فرد ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی حکم ہے جسے قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے اس سے ہر وہ مجلس مراد ہے جہاں اللہ و رسول کے احکام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو یا عملاً ان کا استخفاف کیا جا رہا ہو یا اہل بدعت و اہل زیغ اپنی تاویلات رکیکہ اور توجیہات سخیفہ کے ذریعے آیات الٰہی کو توڑ مروڑ رہے ہوں ۔ ایسی مجالس میں غلط باتوں میں تنقید کرنے اور کلمہ حق بلند کرنے کی نیت سے تو شرکت جائز ہے بصورت دیگر سخت گناہ اور غضب الٰہی کا باعث ہے ۔

ایسی مجالس جہاں پر منکرات و منہیات ہوں یا ایسی دعوتیں جہاں پر احکام خداوندی کی قولاً یا فعلاً خلاف ورزی ہو رہی ہو، وہاں پر شرکت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ہاں ناپسندیدہ اور قابل نفرت تھا جیسا کہ ایک حدیث میں ہے :

عن علی قال صَنَعتُ طَعَامًا، فَدَعَوتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَجَاءَ فَدَخَلَ، فَرَأَی سِترًا... قَالَ : اِنَّ فِی البَیتِ سِترًا فِیہِ تَصَاوِیرُ، وَاِنَّ المَلَائِکَۃَ لَا تَدخُلُ بَیتًا فِیہِ تَصَاوِیرُ"

(سنن النسائی 8/213(5366) ابن ماجہ مختصر 10(3359) مسند ابی یعلیٰ (552،551،436)

"علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کھانا تیار کیا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، آپ آئے " گھر میں داخل ہوئے تو ایک تصویروں والا پردہ دیکھا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل گئے اور فرمایا : " فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں ۔ "

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جس دعوت میں آپ کو شریک ہونے کی دعوت دیں ۔ اگر آپ کے علم میں ہو کہ وہاں پر منکرات و منہیات ہیں تو ایسی دعوت پر نہ جائیں اور اگر وہاں پہنچنے پر علم ہو تو وہاں سے خارج ہو جائیں کیونکہ اس مجلس میں حاضر و شریک رہنا جائز نہیں ۔

" عَن عَائِشَۃَ اُمِّ المُؤمِنِینَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا اَنَّھَا اَخبَرَتہُ اَنَّھَا اشتَرَت نُمرُقَۃً فِیھَا تَصَاوِیرُ فَلَمَّا رَآھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی البَابِ فَلَم یَدخُلہُ فَعَرَفَت فِی وَجھِہِ الکَرَاھِیَۃَ فَقُلتُ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُولِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَاذَا اَذنَبتُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمرُقَۃِ ؟ قُلتُ اشتَرَیتُھَا لَکَ لِتَقعُدَ عَلَیھَا وَتَوَسَّدَھَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یَومَ القِیَامَۃِ یُعَذَّبُونَ فَیُقَالُ لَھُم اَحیُوا مَا خَلَقتُم " وَاِنَّ المَلَائِکَۃَ لَا تَدخُلُ بَیتًا فِیہِ الصُّورَۃُ"

(بخاری (7557،5181،3105،5957،) مسلم 96/2107 مسند احمد 6/46 مؤطا مالک 746)

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک چھوٹا گدیلا خریدا ۔ اس میں تصاویر تھیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر سے آئے) تو دروازے پر کھڑے ہوگئے ۔ اندر داخل نہ ہوئے ۔ میں نے کہا میں اپنے جرم کی توبہ اللہ کی طرف کرتی ہوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا : یہ گدیلا کیا ہے ؟ میں نے کہا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھیں ، اس کو اپنے نیچے رکھیں فرمایا : ان تصویروں کو بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ۔ انہیں کہا جائے گا جو تم نے پیدا کیا ۔ اس میں روح ڈالو اور یقیناً فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں ۔ "

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جہاں پر احکامات شرعیہ کی خلاف ورزی ہو ۔ آپ وہاں شرکت نہ کریں ۔ اگر جائیں تو ان منکرات پر نکیر کریں اور دعوت دے کر سمجھائیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے :

" من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقعد علی مائدۃ یُدار علیھا الخمر"

(مسند احمد 3/339، 1/126، مسند ابی یعلیٰ (1925) ترمذی (2803) مستدرک حاکم 1/162، 4/288)

" جو آدمی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو ۔ وہ ایسے دستر خوان پر ہرگز نہ بیٹھے جہاں شراب پیش کی جا رہی ہو ۔ "

امام حاکم نے اسے صحیح کہا ۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا اور علامہ البانی حفظہ اللہ نے ارواء الغلیل 7/6(1949) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مجالس و محافل جہاں پر شراب کے دور چل رہے ہوں ۔ ان میں شرکت حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی نافرمانی پر مشتمل ہے ۔ سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اس بات پر عمل تھا کہ جہاں اللہ کی نافرمانی ہوتی اس مجلس میں شرکت نہیں کرتے تھے ۔

ن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ " حِینَ قَدِمَ الشَّامَ فَصَنَعَ لَہُ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارٰی طَعَامًا ، فَقَالَ لِعُمَرَ : اِنِّی اُحِبُّ اَن تَجِیئَنِی وَتُکرِمَنِی اَنتَ وَاَصحَابُکَ وَھُوَ رَجُلٌ مِن عُظَمَاءِ الشَّامِ ، فَقَالَ لَہُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ : اِنَّا لَا نَدخُلُ کَنَائِسَکُم مِن اَجلِ الصُّوَرِ الَّتِی فِیھَا یَعنِی التَّمَاثِیلَ "

(بیہقی 7/268 فتح الباری 1/531 صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ فی البیعۃ معلقا الادب المفرد 227 ۔ (1248)

"اسلم جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے فرماتے ہیں ۔ کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام میں آئے تو ایک عیسائی نے آپ کو کھانے کی دعوت کی اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا ۔ میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی آمد کو پسند کرتا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں اور مجھے شرف بخشیں ۔ وہ شام کے علاقے کا بڑا چوہدری تھا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : ہم تمہارے معبد خانوں میں تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہوتے ۔ "

" عن اَبی مسعود - عقبۃ بن عمرو - اَن رجلاً صنع لہ طعاماً ، فدعاہ ، فقال : اَفی البیت صورۃ ؟ قال : نعم ، فاَبی اَن یدخل حتی کسر الصورۃ ثم دخل " (بیہقی 7/268) فتح الباری 9/249 وسندہ صحیح)

" ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا ۔ پھر انہیں دعوت دی تو انھوں نے کہا کہ گھر میں تصویر ہے تو اس نے کہا ہاں تو انھوں نے داخل ہونے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ اس نے تصویر کو توڑا پھر آپ داخل

ہوئے۔"

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لاندخل ولیمۃ فیھا طبل ولا معزاف"

(الفوائد المنتقاۃ لابی الحسن الحربی 401/3بحوالہ آداب الزفاف للشیخ الالبانی حفظہ اللہ ص: 166)

"ہم ایسے ولیمے میں داخل نہیں ہوتے جس میں طبلے سارنگیاں ہوں۔"

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ اوراحادیث نبویہ اور عمل سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم ہواکہ وہ عورتیں اور مجلسیں جن میں اللہ کی نا فرمانی پر مشتمل امور سر انجام دیئے جاتے ہوں۔ آلات طرب ڈھولک، طبلے، سارنگیاں، بانسریاں، مزامیر، دھمال اور رقص و سرود تصویر سازی، گانے بجانے جیسے غیر شرعی امور پر عمل کیا جاتا ہو۔

وہاں پر شرکت کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا، ایسے پروگرام سننا، اس کا بندو بست کرنا ناجائز و حرام ہے۔ اگر وہاں سے یہ امور قبیحہ و شنیعہ ختم کردیئے جائیں تو پھر شرکت جائز و درست ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں عزیزو اقارب اور رشتہ داری کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ جس آدمی کو اللہ اوراس کے رسول کے مقابلے میں رشتہ داری، کنبہ، برادری، خاندان، قبیلے، دوست واحباب اور مال ومتاع وغیرہ زیادہ پیارے اور عزیز ہیں۔ اسے اللہ کے عذاب کا منتظر رہنا چاہیے جیسا کہ سورہ توبہ کی آیت: 124اور سورہ نور کی آیت: 63میں مذکور ہے (مجلہ الدعوۃ جنوری 1998ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد2۔کتاب الاضحیۃ۔صفحہ نمبر391

محدث فتویٰ